دکان پر بیٹھنے کی وجہ سے جماعت چھوڑنا

مجیب: مولانا محمد ابوبکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3638

تاریخ اجراء: 16 رمضان المبارک 1446ھ/17 مارچ 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک بھائی ہیں وہ عشا اور تراویح جماعت سے نہیں پڑھتے بلکہ دکان پر خود رکتے ہیں اور چھوٹے بھائی کو نماز کے لیے بھیجتے ہیں، اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں اگر خود جاؤں گا تو چھوٹا بھائی نماز نہیں پڑھے گا، جب وہ نماز پڑھ کے آجاتا ہے تو میں پھر عشا و تراویح اپنے طور پر ادا کرلیتا ہوں، تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

فرض نماز مسجد کی جماعت اولی کے ساتھ ادا کرنا مرد پر واجب ہے جبکہ جماعت ساقط ہونے کا کوئی عذرِ شرعی نہ ہو، پوچھی گئی صورت میں دکان پر کھڑا ہونا کوئی عذرِ شرعی نہیں لہذا لازم ہے کہ جماعت سے نماز ادا کریں، فرض نماز کی جماعت میں زیادہ سے زیادہ دس منٹ لگ جائیں گے، اتنی دیر اپنی دکان وقتی طور پر بند کرکے سائن "وقفہ برائے نماز" (بہتر ہے کہ دعوت اسلامی کی جانب سے جاری کردہ یہ سائن "ہم نماز کے لیے جاچکے، آپ بھی آجائیں" مکتبۃ المدینہ سے حاصل کرکے) لگادیں اور اپنے بھائی کے ساتھ فرض نماز باجماعت ادا کریں، پھر چاہیں تو دکان پر آجائیں اور جب چھوٹا بھائی تراویح ادا کرکے آجائے تو یہ اپنی تراویح ادا کرلیں کہ مردوں کے لیے تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی اگر مسجد میں تراویح کی جماعت ہو جاتی ہے اور کوئی اپنی تراویح الگ پڑھتا ہے تو اس کے لیے یہ جائز ہے۔

مرد کا بلا عذر شرعی مسجد کی جماعت ترک کردینا ہرگز جائز نہیں۔ حدیث پاک میں فرمایا کہ بلا عذر جماعت چھوڑنے والے کی نماز ہی نہیں ہوتی۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”من سمع النداء ولم یاتہ فلا صلوۃ لہ الا من عذر“ ترجمہ: جس نے اذان سنی اور نماز کے لئے حاضر نہ ہو، تو اس کی نماز ہی نہیں مگر یہ کہ کوئی عذر ہو۔ (سنن ابن ماجہ، ص 57، مطبوعہ کراچی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد کی جماعت چھوڑ کر نماز پڑھنے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:”لا صلاۃ لجار المسجد الا في المسجد قال الثوری في حديثه قيل لعلي: ومن جار المسجد؟ قال: من سمع النداء“ ترجمہ: مسجد کے پڑوسی کی نماز نہیں، مگر مسجد میں۔ امام ثوری علیہ الرحمۃ کی حدیث میں ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ مسجد کا پڑوسی کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جو اذان کی آواز سُنے۔ (مصنف عبد الرزاق، ج1، ص497، المکتب الاسلامی، مطبوعہ بیروت)

مسجد کے قریب ہوتے ہوئے مسجد کی جماعت چھوڑ کر اپنی نماز پڑھنے والے کے بارے میں امام اہل سنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:”مگر فرائض بے عذر قوی مقبول اگر حجرہ میں پڑھے اور مسجد میں نہ آئے، گنہگار ہے، چند بار ایسا ہو، تو فاسق، مردود الشہادۃ ہوگا۔“(فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ394-393، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں:”پانچوں وقت کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ واجب ہے؛ ایک وقت کا بھی بلا عذر ترک گناہ ہے۔“(فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ194، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

تراویح کی جماعت سنتِ موکدہ علی الکفایہ ہے جیسا کہ نور الایضاح میں ہے:”وصلاتها بالجماعة سنة كفاية“ ترجمہ: تراویح کی جماعت سنت کفایہ ہے۔

اس کے تحت حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی میں ہے:”فلا لوم على من لم يحضر الجماعة إلا أن يتركوها جميعا أو يكون فقيها يقتدى به“ ترجمہ: پس جو تراویح کی جماعت میں حاضر نہ ہوا اسے ملامت نہیں کی جائے گی سوائے اس کے کہ سب لوگ جماعت ترک کر دیں یا کوئی ایسا فقیہ ترک کرے جس کی اقتدا کی جاتی ہو۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ج1، ص412، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net